تعمیر کردار

رضوانہ عثمان

انسانی سیرت سازی اسلام کا اولین مقصد ہے۔ اسلام محض چند رسوم اور عبادات کا مجموعہ نہیں ہے۔ مذہبی کتب اور سابقہ انبیاء کے واقعات محض قصہ گوئی کی حیثیت نہیں رکھتے بلکہ اصل مقصد اس کردار کی تعمیر ہے جو انبیاء علیہم السلام نے بنی نوع انسان کے سامنے رکھا کردار سازی کی اہمیت کا اندازہ مندرجہ ذیل باتوں سے لگایا جا سکتا ہے۔

منصب رسالت:

رسول مقبول ﷺ کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے۔

یعلمهم الکتاب والحکمة ویزکیهم

یہ نبی تمہیں کتاب وحکمت سکھاتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے۔

یہ تزکیہ نفس ہی وہ منصب ہے جس کے تحت نبی ﷺ نے انسانی زندگی کی تطہیر کی۔ یہی وجہ ہے کہ خود آنحضور ﷺ کی ذات اقدس کو رہتی دنیا تک ایک نمونہ مقرر کر دیا۔ ارشاد ربانی ہے:

لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة

بے شک تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ کی ذات میں ایک نمونہ ہے۔ یہ سورۃ احزاب کی آیت ہے۔ جس کے سیاق وسباق سے معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا نبی وہ نہیں جو خود آرام وراحت کا متمنی ہو اور تم سے مشقت وقربانی کا مطالبہ کرتا ہو بلکہ اس قربانی اور مشقت میں وہ سب سے آگے ہے۔ وہ خندق کھودنے اور بھوک وسردی کی شدت برداشت کرنے میں پیش پیش ہے۔ یہی وہ کردار کی عظمت ہے جس کی تعلیم وہ تمہیں بھی دیتا ہے۔

مقصد تعلیم:

اسلام ایک مذہب تعلیم ہے۔ اس کی ابتداء ہی اقراء سے ہوئی لیکن یہ تعلیم محض انسان کو خواندہ بنانے کیلئے نہیں کہ اعداد وشمار میں یہ بتایا جا سکے کہ ہمارے معاشرے کا اتنے فیصد طبقہ پڑھا لکھا ہے۔ تعلیم جب تک انسان میں اچھے کردار کی تعمیر نہ کرے اپنا حقیقی مقصد کبھی حاصل نہ کر پائے گی اسی لئے اسلام نے علم کے ساتھ عمل پر زور دیا ہے حضور اکرم ﷺ نے اس علم سے پناہ مانگی ہے جا نافع نہ ہو یعنی جس سے انسان کا کردار متاثر نہ ہو۔ امام غزالیؒ لکھتے ہیں:

تعلیم کا مقصد یہ نہیں ہونا چاہئے کہ نوجوان ذہن کے علم کی پیاس بجھادے بلکہ اس کے ساتھ ہی اس کے اخلاقی کردار اور اجتماعی زندگی کے اوصاف حمیدہ کا احساس بھی پیدا کرنا چاہئے۔

ایمان کا لازمہ

تعمیر کردار کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اسلام میں ایمان اور عمل صالح لازم وملزوم ہیں قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی ایمان کا حکم دیا گیا ہے۔ ساتھ ہی اعمال صالح کو لازم ٹھہرایا گیا ہے۔ بلکہ اعمال صالح کو ہی ایمان کی پہچان کیلئے کسوٹی مقرر کر دیا کیونکہ ایمان کوئی مرئی چیز نہیں جو جسم رکھتی ہو اور محسوس کی جا سکے بلکہ اعمال صالح ہی اعلیٰ کردار کے آئینہ دار ہوتے ہیں قرآن حکیم میں ارشاد ہے:

من آمن بالله والیوم الاخر وعمل صالحا فلهم اجرهم عند ربهم (البقره)

جو بھی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان لایا اور ساتھ اعمال صالح بھی کئے ایسے لوگوں کیلئے ان کے پروردگار کے ہاں ان کا اجر ہے۔

تعمیر کردار کے عناصر

تعمیر کردار کے مندرجہ ذیل عناصر ہیں:

۱۔ماحول و معاشرہ ۲۔والدین ۳۔اساتذہ ۴۔ترغیب وترہیب

۱۔ماحول و معاشرہ

کوئی انسان بھی پیدائشی طور پر برا کردار نہیں رکھتا بلکہ تمام آلودگیوں اور آلائشوں سے پاک ہوتا ہے۔ پھر وہ جس ماحول میں آنکھ کھولتا ہے۔ اس سے اثر لیتا ہے۔ پیارے پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ہر بچہ اپنی فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کا ماحول اور گردوپیش اسے یہودی، مجوسی، یا نصرانی بنا

دیتا ہے۔

کیونکہ انسان معاشرے میں رہتا ہے اس لئے معاشرے کی چھاپ زیادہ گہری اور موثر ہوتی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ فرد بھی اپنے اعمال کیلئے جوابدہ ہے اور کوئی شخص محض یہ کہہ کر اپنے تئیں مبرا نہیں کرسکتا کہ اس کی بدی کا ذمہ دار معاشرہ ہے جس نے اس کے کردار پر صحیح توجہ نہیں دی کیونکہ یہ بات اپنی جگہ اٹل ہے۔ کہ معاشرہ بھی فرد کی کردار سازی میں برابر کا حصہ دار ہے۔ پاک و ہند میں مسلمانوں کے ایک عرصہ تک انگریزوں اور ہندوؤں کے زیر اثر رہنے کی وجہ سے ان کے کردار میں نمایاں اثر نمودار ہوا ہے۔

۲۔ والدین

بچہ اپنے والدین سے بہت کچھ اخذ کرتا ہے۔ تہجد گزار متقی اور پرہیزگار والدین اپنے بچے کے کردار میں ایک نمایاں تبدیلی پیدا کرتے ہیں۔ شاہ عبدالقادر جیلانیؒ کا ڈاکوؤں کے سردار کے سامنے سچ بولنا اور ڈاکو کا ان سے متاثر ہو کر توبہ کرنا محض شاہ صاحب کی ماں کی تربیت کا نتیجہ تھا۔ ماں باپ اگر بچے کے سامنے جھوٹ اور فریب کا مظاہرہ کریں گے تو بچہ ان کی دیکھا دیکھی اسی رنگ میں رنگا جائے گا۔ ہمارے موجودہ معاشرے میں اکثر والدین اس بارے میں محتاط نہیں ہوتے وہ بچے کو بہلانے کیلئے ایسی ترغیبیں دیتے ہیں جن کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ مثلاً خالی مٹھی بچے کے سامنے کرنا اور کہنا یہ مٹھائی لے لو اس سے بچے کے ذہن میں جھوٹ کی بنیاد پڑ جاتی ہے۔ حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے والدین کو اس بات سے سختی سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ والدین کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ بچوں کے لباس خوراک اور رہائش کے ساتھ ساتھ ان کی صحیح تربیت بھی کریں اور ان کے اندر اعلیٰ کردار کے اوصاف پیدا کریں۔ قران حکیم میں ارشاد ہے:

یا ایھاالذین آمنوا قوا انفسکم واھلیکم نارا

اے ایمان والو اپنے آپ کو، اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔

جناب محمد ﷺ نے فرمایا کوئی باپ اپنے بچے کو حسن ادب سے بہتر عطیہ نہیں دے سکتا۔

امام غزالیؒ لکھتے ہیں آخرت میں انسان کو سب سے پہلے اس کے اہل و عیال پکڑ کر اللہ کے سامنے پیش کریں گے اور کہیں گے اے ہمارے رب اس سے ہمارا بدلہ لے اس نے ہمیں ویسا ہی جاہل رہنے دیا جیسا ہم تھے۔

۳۔ اساتذہ

والدین کے بعد بچہ جس سے اثر قبول کرتا ہے وہ اس کا استاد ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات بچہ والدین کی بات پر استاد کی بات کو ترجیح دیتا ہے ایک صحیح اور مؤدب طالب علم استاد کی ہر بات کو سند سمجھتا ہے۔ اس کے خیال کے مطابق استاد غلطی نہیں کر سکتا۔ چنانچہ استاد کے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ بچے کے ذہن پر نقش کالحجر ہو جاتا ہے۔ اگر استاد اپنے قول و فعل سے غلط تاثر دیتا ہے تو بچہ اس کو بھی سند سمجھ کر قبول کر لیتا ہے۔ اسلئے اساتذہ کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ اپنے کردار کو طالب علم کیلئے بہتر اور مناسب انداز میں پیش کریں۔

اسکے علاوہ استاد کو چاہئے کہ تعلیم کے تمام مراحل میں طلبہ کو جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی مثالی زندگیاں پڑھائے۔ نیز درسگاہوں کا ماحول اس طرح کا بنایا جائے جو اس سلسلہ میں معاون ثابت ہو۔ نہ کہ الٹا اسلام اور شعائر اسلام کی تضحیک کی جائے۔

۴۔ ترغیب وترھیب

ترغیب کے معنی ہیں کچھ ملنے کا لالچ اور ترہیب کے معنی ہیں کسی سزا کا خوف۔ حقیقتاً انسان کے اصل کردار کی خوبی وہی ہے جو اس کے اندر سے ہو جو بغیر کسی خوف اور لالچ کے ہو لیکن تمام طبائع ایک طرح کی نہیں ہوتیں۔ بعض طبیعتیں لالچ اور بعض ڈر کے تحت اثر قبول کرتی ہیں خود اللہ تعالیٰ نے ایک طرف جنت اور اس کے انعامات اور دوسری طرف جہنم اور اس کے عذاب کو محرک بنایا ہے۔ جس سے طبائع میں اطاعت و فرمانبرداری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے بلکہ خود ایمان باللہ کا تصور بھی اس ترغیب و ترہیب کی ایک جامع شکل ہے۔ یعنی ایک ایسے حاکم کا تصور جو ہر وقت ہر انسان پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے ہے انسان کو صحیح روش اختیار کرنے پر مجبور کرتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے کسی دفتر میں ماتحت اس وقت تک اپنے فرائض میں ہرگز کوتاہی نہیں کرتا جب اسے معلوم ہو کہ اس کا افسر اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔ چنانچہ اوامر ونواہی کے مفصل ضابطہ کو باحسن طریق افراد تک پہنچانے کیلئے تبلیغ کا فریضہ انجام دینا چاہئے۔ اسلام نیکی اور تقویٰ کو فرد کی ذات تک محدود نہیں کرتا بلکہ اسے دوسروں تک پہنچانا ضروری قرار دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں چاہئے کہ انفرادی اور اجتماعی طور پر جہاں تک ممکن ہو سکے ترغیب وترہیب سے بنی نوع انسان کے کردار کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو صراط مستقیم اختیار کرنے کی توفیق دے۔ اور ہمیں کردار کا غازی بنائے آمین۔

مومن بخیل نہیں ہوسکتا (حدیث)
امین کیمیکلز
امپورٹ اینڈ سٹاکسٹ آف کیمیکلز Ph: 640340,634226
Mob: 0303-6701190
پروپرائٹرز ایس ایم بلال امین Mob: 0300-6605376
Res: 634399
بالمقابل M.C.B۔ گول کریانہ ریل بازار فیصل آباد